جلد ۴۴/۹ | ۱۵ احسان ۱۳۳۴ ھش • ۱۵ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۴۲

سندھ میں ۱۷۰۰ میل لمبی سڑکیں تعمیر کرنے کا منصوبہ

اس منصوبے پر ۱۱ کروڑ روپے خرچ ہوں گے ۵۰۰ میل لمبی سڑکیں مکمل ہو گئیں

حیدرآباد ۱۳ جون۔ حکومت سندھ نے ۲۵۰ نئی سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے تیز سکیمیں تیار کی ہیں۔ ان پر ۱۱ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس سکیم کے تحت ایک ہزار سے زیادہ آبادی والی تمام دیہی بستیوں کو قریب ترین شہروں سے ملا دیا جائے گا۔ اور اس طرح ۱۷۰۰ میل لمبی سڑکوں کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ جن پر بارہ مہینے آمد و رفت ہو سکے گی۔ ان میں سے اب تک ۵۰۰ میل لمبی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

اقوام متحدہ سے الجزائر کے معاملات میں مداخلت کی اپیل

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام عرب لیگ کے سیکرٹری کا خط

قاہرہ ۱۳ جون۔ عرب لیگ نے اقوام متحدہ سے الجزائر میں مداخلت کی اپیل کی ہے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول کے نام ایک خط لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے فرانس کے اس اقدام پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ کہ اس نے شمالی افریقہ سے اپنی فوجیں نکال کر انہیں الجزائر کے قوم پرستوں کو کچلنے کے لئے متعین کر دیا ہے۔ خط میں مزید لکھا ہے کہ یہ تشدد آمیز پالیسی اقوام متحدہ کے منشور اور آزاد قوموں کی روش کے خلاف ہے۔ اس کا جلد سے جلد خاتمہ کر دیا جائے۔

چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کی ملاقات ۱۸ جولائی کو جنیوا میں ہوگی

روس نے مغربی طاقتوں کی تجویز منظور کر لی۔ برطانیہ امریکہ اور فرانس کی طرف سے روسی مراسلے کا خیر مقدم

ماسکو ۱۴ جون۔ چار بڑوں کی ملاقات کے لئے مغربی طاقتوں نے جو وقت اور جگہ تجویز کی تھی روس نے اسے منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کی ملاقات ۱۸ جولائی کو جنیوا میں ہوگی۔ کل روسی دفتر خارجہ کے ایک پیغام رساں نے ماسکو میں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے سفیروں کو ایک ہی مضمون کے مراسلے دیئے جن میں اطلاع دی گئی تھی کہ روس نے چار بڑوں کی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں وقت اور جگہ کی تعیین سے متعلق مغربی طاقتوں کی تجویز سرکاری طور پر منظور کر لی ہے۔ البتہ ان مراسلوں میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ مذاکرات کے لئے چار یوم کی تعیین نامناسب ہے۔ کیونکہ اس وقت جن عالمی مسائل کو حل کرنا مقصود ہے ان پر مذاکرات کرنے کے لئے چار روز ناکافی ہیں۔ فرانس امریکہ اور برطانیہ نے مغربی طاقتوں کی تجویز منظور کرنے کے سلسلے میں روسی مراسلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ فرانسیسی ترجمان نے مغربی طاقتوں کی تجویز منظور کرنے کے سلسلے میں روسی مراسلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ فرانسیسی ترجمان نے کہا ہے کہ فرانس کو روس کی اس تجویز پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ چار بڑوں کے مذاکرات چار دن سے زیادہ عرصہ تک جاری رہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل روس کی منظوری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا مجھے خوشی ہے کہ روس نے مغربی تجویز منظور کر لی ہے۔ کل برطانوی دار العوام میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر میکملن نے ایک بار پھر خبردار کیا کہ چار بڑوں کی ملاقات کے بارے میں یہ توقع رکھنا درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اس ابتدائی ملاقات میں سربراہوں کو کھل کر بات کرنے کا موقع ملے گا۔ اور عالمی مسائل کے بارے میں ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھنے اور مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک نیا راستہ کھل جائے گا۔ کہ آغاز کار ہی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

ملک کے دونوں حصوں کی تجارت میں اضافہ

کراچی ۱۴ جون۔ موجودہ تجارتی سال کے پہلے نو ماہ میں ملک کے دونوں حصوں کے درمیان تجارت میں خاصی ترقی ہوئی ہے اس عرصہ کے دوران دونوں حصوں میں ۲۵ کروڑ روپے کی مالیت کے سامان کا تبادلہ ہوا۔

کھوکھراپار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۴ جون۔ پچھلے مہینہ کھوکھراپار کے راستے ۴۳ مہاجر ہندوستان سے پاکستان آئے

مشرقی بنگال کے نئے گورنر آج اپنے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس امین احمد جسٹس امیر الدین احمد کی جگہ ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔ جسٹس امیر الدین آج صوبائی گورنر کے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں

مشرقی بنگال کی حکومت ضمنی بجٹ تیار کرے گی

ڈھاکہ ۱۴ جون مشرقی بنگال کے وزیر خزانہ جناب اشرف الدین چوہدری نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ سال رواں کے لئے صوبائی کابینہ ایک ضمنی بجٹ تیار کرے گی تاکہ ضروری اخراجات کے لئے گنجائش نکل سکے۔ انہوں نے کہا اس سے قبل سال رواں کے لئے صوبائی گورنر جو بجٹ منظور کر چکے ہیں حکومت اسے بدل نہیں سکتی اس لئے ضمنی بجٹ بنانے کے سوا چارہ نہیں ہے۔

ہنگامی اختیارات میں توسیع کی منظوری

لندن ۱۴ جون۔ برطانوی حکومت نے گزشتہ ہفتے ریلوے ہڑتال کے اثرات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جو ہنگامی اختیارات حاصل کئے تھے۔ پارلیمنٹ نے کل ان کی منظوری دے دی۔ ان اختیارات کی میعاد کل نصف شب تک تھی۔ حکومت نے مطالبہ کیا تھا کہ یہ اختیارات ۲ جاری رکھے جائیں۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر منظوری دے دی۔

برطانیہ اور مصر کے تعلقات

قاہرہ ۱۴ جون۔ برطانوی سفیر مقیم قاہرہ سر رالف سٹیونسن نے کل اخبار نویسوں سے کہا۔ علاقہ سویز کے متعلق مصر اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس پر باقاعدگی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ اس معاہدے پر عملدرآمد کے نتیجہ میں برطانیہ اور مصر ایک دوسرے کے قریب آ جائیں گے۔ انہوں نے کہا دونوں کے تعلقات بہتر ہونے میں دونوں کا فائدہ ہے۔ سر رالف اب اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۵ء

الزامات اور اعتراضات

مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنے ایک بیان میں جس میں آپ نے اپنی جماعت سے اپیل کی ہے فرمایا ہے۔

"میری رہائی کا وقت قریب آتے دیکھ کر ہی بعض بزرگوں نے غالباً بطور پیش بندی میرے خلاف الزامات و اعتراضات کا ایک طوفان اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ اور اب جبکہ میں خلاف توقع قبل از وقت رہا ہو چکا ہوں مختلف حلقوں کی طرف سے یہ طوفان زیادہ زور پکڑنے لگا ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں اس طرح کی زیادتیوں کو برداشت کرنے کا عادی ہو چکا ہوں"۔

(تسنیم ۱۰ جون ۱۹۵۵ء)

اس کے بعد مودودی صاحب اپنے رفقاء اور متبعین سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ خاموش ہو جائیں۔ کیونکہ

"اپنی مدافعت کرنا میرا اپنا ہی کام ہے۔ ... سارے فیصلے اسی دنیا میں نہیں ہو جاتے۔ ہمارے معترضین کو چاہئے اس وقت کی فکر نہ ہو۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ وقت بہرحال آکر رہے گا۔ جبکہ ہر اعتراض اور معترض کے ظاہر اور باطن جاننے والا ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دے گا۔" (منہ)

مودودی صاحب پر اعتراضات کیا ہیں اور آپ کے یہ معترضین کون ہیں؟ ہم یہاں اعتراضات کی تفصیل دینا نہیں چاہتے اور نہ ان کے حسن و قبح پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے خود نہایت محبت اور دلائل کے ساتھ مودودی صاحب کے نظریات پر شروع سے ہی تنقید کی ہے۔ اور کئی پہلوؤں سے انہیں اور ان کی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ یہ نظریات اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اور کہ آپ نے اسلام کو بجائے ایک الٰہی دین کے محض موجودہ مغربی "ازموں" کی طرح ایک "ازم" بنا کر رکھ دیا ہے۔

چنانچہ بہت سے اہل غور و فکر اصحاب نے جب مودودی صاحب کے نظریات کا مطالعہ بطور خود کیا۔ تو انہوں نے ہماری تصدیق کی۔ چنانچہ آپ کے نظریات اصحاب علم و فہم کو جیسا کہ مثلاً مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی ہیں۔ محض خوارج کے نظریات کا چربہ ثابت ہوئے چنانچہ اسی ضمن میں علامہ مناظر احسن گیلانی کو بھی مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی کے ساتھ اتفاق کرنا پڑا۔ اسی ضمن میں "جماعت اسلامی پر ایک نظر" کا جو شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے کی تصنیف ہے ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

"اب تو مولانا مناظر احسن صاحب سے بھی نہ رہا گیا۔ اور انہیں بھی مولانا مودودی کے طریق کار اور نقطۂ نظر کی نسبت قریب قریب وہی الفاظ استعمال کرنے پڑے جو مولانا عبد الماجد دریا آبادی عام طور پر کرتے رہے۔ مولانا مودودی کے فتوے کے متعلق اطلاع پا کر مولانا مناظر احسن نے صدق میں دو مضامین لکھے پہلے کا عنوان تھا۔

خارجیت کا نیا مظاہرہ

اور مضمون کا آغاز تھا

"اس زمانہ میں بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والوں کو دیکھ کر بے ساختہ غالب مرحوم کے فرضی معشوق کی سادگی یاد آ جاتی ہے۔ لیکن سادہ لوحوں کو تو چھوڑیئے کتنے بڑے ظلم کا وہ ارتکاب کر رہے ہیں۔ جو جان بوجھ کر ایسے ایسے نادر مسائل اور قرآنی آیات کے ان پہلوؤں کو پیش کر رہے ہیں۔ جن کو سن کر ایک مسلمان کی دینی زندگی جس پر وہ آخری ٹیک لگا سکتا تھا۔ کرب و بے چینی کی زندگی بن جاتی ہے۔"

اس کے بعد مولانا نے اختلاف دارین میں اپنی رائے دی۔ اور پھر آیت من لم یحکم بما انزل اللہ (الآیہ) کے ضمن میں مولانا ابوبکر جصاص کی تفسیر سے اقتباس دیتے ہوئے جماعت اسلامی کے متعلق کہتے ہیں۔

خارجیت کے ذکر سے ان میں برہمی پیدا ہوتی ہے ...... بتایا جائے کہ آج بھی مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے اس آیت کا استعمال جس طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ اگر دیکھنے والوں کو اس میں خارجیت کا رنگ نظر آتا ہے۔ تو یہ نقطۂ نظر کیا نقطۂ نظر ہے؟ علامہ جصاص بھی تو یہی فرما رہے ہیں"۔

(جماعت اسلامی پر ایک نظر صفحہ ۹۸-۹۹)

حوالہ بے شک طویل ہے۔ مگر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کے نظریات پر جو اعتراضات اب ہو رہے ہیں۔ وہ نئے نہیں۔ اور نہ شاید انہیں مودودی صاحب کی رہائی کے پیش نظر چھیڑا گیا ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن موجودہ معترضین کی طرف مودودی صاحب کا اشارہ ہے۔ مثلاً مولانا احمد علی صاحب امیر جماعت خدام الدین شیرانوالہ گیٹ یا ہفت روزہ "الاعتصام" یا روزنامہ "نوائے پاکستان" کے میکش صاحب جیسا کہ مولانا نصر اللہ خان عزیز کی ایک عبارت سے جو انہوں نے ہفت روزہ "ایشیا" میں ۹ جون کو شائع کی ہے واضح ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"خدا بناکش اول پر رحم کرے۔ بناکش ثانی سے تو وہی زیادہ رحم دل اور انصاف پسند تھا۔ اور اللہ تعالےٰ مولانا احمد علی کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے مولانا مودودی پر دنیا بھر کی مقدس ہستیوں کی توہین کرنے کا جو الزام لگایا تھا۔ وہ ہر چند کھینچا تانی مفہوم مالا یرضی بہ قائلہ کے مطابق تھا۔ تاہم انہوں نے اتنا کرم فرمایا تھا۔ کہ مولانا مودودی کی لکھی ہوئی بعض عبارتیں پیش کر کے ان کو اپنے استدلال کا تختۂ مشق بنایا تھا۔ مگر مسلک اہل حدیث کے ترجمان اور داعی نے تو یہ تکلف بھی ضروری نہیں سمجھا۔ اس نے تو مولانا کے منہ میں اپنی طرف سے چند الفاظ و مطالب ڈال کر ان پر پوری قوت اور جوانمردی سے حملہ کر دیا"۔

(ہفت روزہ ایشیا ۹ جون ۱۹۵۵ء)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مودودی صاحب کا گزشتہ فسادات پنجاب میں ساتھ دیا تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ مودودی صاحب کا نعرہ "اسلامی شریعت" سنکر آپ کے اثر میں آ گئے تھے۔ اور انہوں نے مودودی صاحب کے لٹریچر کا پہلے کبھی غور و فکر سے مطالعہ نہیں کیا تھا۔ لیکن فسادات کے دوران میں انہیں مودودی صاحب کی طبیعت کا صحیح علم ہوا کہ پہلے جہاں نہایت شور اخوری سے وہ ان کے ساتھ چپاں ہو گئے تھے یہاں تک کہ فسادات میں انہوں نے مودودی صاحب کی راہ نمائی تک قبول کر لی تھی۔ اور ان کے جبریہ نظریات کے نتائج کو عملاً اختیار کر لیا تھا۔ تو عین اس وقت جب یہ لوگ جیل میں جا رہے تھے۔ مودودی صاحب نے فوراً اپنی باگ موڑی۔ اور آگ لگا کر دور سے تماشہ دیکھنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔

یہ ایک ایسا دھکا تھا جس نے علمائے کرام کو بیدار کر دیا۔ اور مودودی صاحب کے مالہ و ما علیہ اور ان کی رنگا رنگی طبیعت کا انہیں یکدم عرفان ہو گیا جس پر معلوم ہوتا ہے کہ ان علمائے کرام نے آپ کے لٹریچر کا از سر نو جائزہ لیا ہے۔ اور قوم کو آپ کے چنگل سے بچانے کے لئے متفق ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے نزدیک اللہ تعالےٰ کے قانون کا یہ انتقام ہے۔ اور مودودی صاحب جس جال میں علمائے کرام کو پھانس رہے تھے۔ وہ جال اب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔

مودودی صاحب کی اپیل کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ خود مودودی صاحب بھی اس حقیقت کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں ورنہ وہ یہ کیوں فرماتے۔

"میری رہائی کا وقت قریب آتے دیکھ کر ہی بعض بزرگوں نے غالباً بطور پیش بندی میرے خلاف الزامات و اعتراضات کا ایک طوفان اٹھانا شروع کر دیا ہے!"

اگر ان الفاظ کا مفہوم درست ہے تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہ لوگ مودودی صاحب کے سستے نعروں کے "اسلامی حکومت" "اسلامی قانون" اور "اسلام" کا پول کھول دینا چاہتے ہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے فسادات میں ذاتی تجربہ سے محسوس کیا ہے۔ اس سے عوام کو بھی مطلع کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان سستے نعروں کے فریب میں نہ آئیں۔ ورنہ بطور پیش بندی ایسا کرنے کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں؟

کراچی کے احمدی طلباء کے لئے

ضروری اعلان

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے جملہ اراکین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کشتی نوح، احمدیت کا پیغام اور رسالہ الوصیت کا جو امتحان ۲۱ جون ۱۹۵۵ء ہو رہا ہے۔ تمام اراکین کی شرکت اس میں لازمی ہوگی۔ جملہ اراکین اسی اطلاع کو ایسوسی ایشن کی طرف سے واضح ہدایت سمجھیں اور اس کی تعمیل کریں۔

عبد المومن سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کراچی

درخواست دعا

اخویم مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر اسسٹنٹ ڈائرکٹر وزارت خوراک حکومت پاکستان بسلسلہ ملازمت کراچی سے تبدیل ہو کر چاٹگام (مشرقی پاکستان) تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی اس تبدیلی کو ان کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

خاکسار محمد شفیع اشرف واقف زندگی کراچی

عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ کی طرف سے حضرت صاحب کی صحت

اور

حالاتِ سفر کے متعلق دوسری رپورٹ

اس سے قبل عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ کی طرف سے حضرت صاحب کی صحت اور حالات سفر کے متعلق پہلی دلچسپ رپورٹ آمدہ از دمشق شائع ہو چکی ہے۔ اب یہ ان کی طرف سے دوسری رپورٹ زیورچ (سوئٹزرلینڈ) سے موصول ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ نے ڈائری کی صورت میں لکھی ہے۔ اور امید ہے پہلی رپورٹ کی طرح یہ بھی بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائیگی۔ اور دوستوں کی تسلی کا موجب ہوگی۔ والسلام

(خاکسار :- مرزا بشیر احمد ربوہ ۹ جون ۱۹۵۵ء)

از زیورچ مورخہ ۸ جون ۱۹۵۵ء

میرے پیارے عموں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل اچھی ہوگی۔ آپ کی تار برائے بھجوانے رپورٹ ۳۱ کو مجھے جنیوا ملی۔ زیورک سے ناصر صاحب نے بھجوائی تھی۔ میں بے حد شرمندہ ہوں کہ آپ کو صرف ایک رپورٹ دمشق سے ارسال کر سکا۔ اور اس کے بعد نہ رپورٹ ہی بھجوا سکا اور نہ ہی خط لکھ سکا

حالاتِ سفر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

۲ مئی کو ہمارے قافلہ کی دمشق سے روانگی تھی۔ اور مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی ہمارے ساتھ روم میں جانا تھا۔ صبح ہی چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم لوگ تیار ہو گئے۔ ساڑھے سات بجے مکرم چوہدری صاحب کے پاس پاکستان لیگشن پہونچنا تھا۔ ہمارے لئے تین کاروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک کار میں حضور کے ہمراہ سیدہ ام متین پیچھے۔ اور خاکسار اور السید منیر الحصنی صاحب آگے بیٹھے۔ دوسری میں باقی مستورات پیچھے اور سید سلیم الجابی آگے بیٹھے۔ تیسری میں جماعت دمشق کے دوست مکرم محمد الشوا سعید قبانی۔ ذکریا الشوا۔ محمدی الزکی۔ نادر ابن مرحوم عبدالغفور کے چھوٹے بھائی تھے۔ ہم لوگ وقت روانگی سے پندرہ منٹ قبل پاکستان لیگشن پہنچ گئے (مکرم باجوہ صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ایک روز قبل بیروت چلے گئے تھے) یہاں سے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ ساڑھے سات بجے ہم لوگ روانہ ہوئے۔ یہ سڑک بہت خوبصورت حصہ سے گزرتی ہے۔ ساتھ ساتھ ندی بہتی ہے اور بڑے بڑے چنار کے درخت ہیں ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہم لوگ شام لبنان کی سرحد پر پہونچے۔ یہاں ضروری امور سلسلہ پاسپورٹ وغیرہ سرانجام پانے کے بعد ہم آگے روانہ ہوئے۔ نو بجے کے قریب ہم ایک مقام شطورہ پہونچے۔ یہاں سے مکرم چوہدری صاحب تو سیدھے بیروت چلے گئے۔ اور ہم لوگ بعل بک کا قلعہ دیکھنے دائیں طرف سڑک پر روانہ ہوئے۔ دس بجے کے قریب ہم بعل بک پہنچے یہ ایک خوبصورت قصبہ ہے۔ اور یہاں ایک بہت پرانے قلعہ کے کھنڈر ہیں۔ حضور معہ ہمراہیاں قلعہ دیکھنے اندر تشریف لے گئے جہاں خاکسار نے حضور کی تصاویر بھی لیں۔ تاکہ ریکارڈ رہے۔ یہ قلعہ دراصل ۳۲۰۰ سال پہلے Phonecicus نے عبادت گاہ بنائی تھی۔ جس میں بعل کی پرستش کی جاتی تھی۔ ان کے بعد Greeks نے اس کو فتح کر کے Heliophis کی عبادت گاہ بنا دیا۔ پھر Romans نے اس کو فتح کیا اور Jupiter اور اپنے بارہ خداؤں کی عبادت گاہ میں تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد Byzantins نے اس کو فتح کر کے اپنی عبادت گاہ بنایا۔ اور پھر عربوں نے اس کو فتح کی۔ اور قلعہ میں تبدیل کر دیا۔ صلیبی جنگوں میں اس کو فتح کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر یہ عربوں کے ہاتھوں میں ہی رہا۔ یہ قلعہ بہت بڑا ہے۔ اگرچہ اب کھنڈر ہی کھنڈر باقی ہیں۔ تاہم اس کو دیکھنے سے اس کی بڑائی کا خوب احساس ہوتا ہے۔ بہت بڑے بڑے پتھر کھود کر اس میں لگائے گئے ہیں۔ یہاں حضور نے ایک گھنٹہ قیام فرمایا۔ اور ایک جگہ بیٹھ کر شامی بھائیوں سے قرآن کریم اور نعت سنتے رہے۔ پھر ہم واپس لوٹے اور بارہ بجے کے قریب شطورہ پہونچ گئے۔ بعل بک سے شطورہ تک کا راستہ بھی بہت خوبصورت ہے۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دائیں بائیں برفانی پہاڑ اور چاروں طرف سرخ یا پی کے جنگلی پھول کھلے ہوئے ہیں۔ شطورہ میں سڑک کے کنارے ایک ہوٹل میں ہم لوگوں نے کھانا کھایا۔ حضور نے مستورات کے ساتھ اور باقی مردوں نے ایک طرف۔ ہوٹل کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی ندی بہتی ہے۔ جو بہت بھلی معلوم دیتی ہے۔ ایک بجے ہم یہاں سے روانہ ہو کر سوا دو بجے بیروت پہونچ گئے۔ بیروت پہونچنے سے دس میل کے قریب پہلے جماعت بیروت کے کچھ دوست معہ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ اور باجوہ صاحب دو موٹروں پر حضور کے استقبال کے لئے آگے آئے ہوئے تھے۔ بیروت میں ہمارا قیام ایک دوست محمد خبانی کے مکان پر کیا گیا تھا۔ یہاں پہونچنے پر تمام احباب بیروت ولبنان نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے کچھ عرصہ آرام فرمایا۔ اور پھر نماز ظہر و عصر احباب کے ساتھ ادا فرمائی۔ اور بعد نماز دیر تک دوستوں میں بیٹھ کر ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ اور دو دوستوں نے اپنے قصیدے پڑھ کر سنائے۔ جماعت بیروت کی طرف سے ان کے سیکرٹری محمد توفیق صاحب نے ایڈریس حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ پھر حضور کار میں بیٹھ کر معہ مستورات بیروت کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور سمندر کے کنارے سڑک پر سیر فرما کر واپس تشریف لے آئے۔ نماز مغرب وعشاء بھی حضور نے احباب کے ساتھ ادا فرمائی۔ اور کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے۔

۳ مئی صبح ہم لوگ تیار ہو کر بیروت ہوائی اڈے پر پہونچے۔ یہاں ایک چھوٹا سا تکلیف دہ واقعہ ہو گیا۔ حضور جب کار سے اترنے لگے۔ اور ایک ہاتھ موٹر کی کھڑکی پر رکھا۔ تو ڈرائیور نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔ جس سے حضور کی انگلی اس کے اندر آ گئی۔ اور ناخن میں سے خون نکل آیا۔ جس کی وجہ سے حضور کو بہت تکلیف ہوئی۔ خاکسار نے اسی وقت ٹیرٹ لگا کر اپنا رومال پھاڑ کر باندھا۔ پھر سٹکنگ پلاسٹر منگوا کر لگایا۔ ساڑھے آٹھ بجے ہم لوگ K.L.M. کے جہاز میں سوار ہو کر روم کیلئے اڑے۔ چوہدری صاحب حضور کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اور بائیں طرف کی سیٹوں پر مستورات تھیں۔ ہمارا جہاز سمندر پر پرواز کرتا ہوا بارہ بجے کے قریب Athens پہونچا۔ یہاں قریباً ایک گھنٹہ ہم ٹھہرے اور ریفریشمنٹ روم میں جا کر پانی وغیرہ پیا۔ Athens سے ہمارا جہاز ایک گھنٹہ بعد روم کے لئے روانہ ہوا۔ اور پونے تین بجے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے روم پہونچ گئے۔ یہاں سے مکرم چوہدری صاحب تو اسی جہاز پر سیدھے Hague کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور ہم لوگ ویٹنگ روم میں اپنے جہاز کے انتظار میں ٹھہرے۔ روم میں پاکستان ایمبیسی کے تھرڈ سیکرٹری بھی چوہدری صاحب کی وجہ سے ہوائی اڈے پر آئے تھے۔ اور انہوں نے خاص ویٹنگ روم کا انتظام کیا ہوا تھا جزاہم اللہ احسن الجزاء

روم سے ہم لوگ چھ بجے کے قریب T.W.A کے جہاز پر سوار ہوئے۔ چونکہ اس جہاز میں صرف Tourist کی سیٹیں تھیں۔ اس لئے حضور کو کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔ مگر جہاز کی اڑان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک تھی۔ ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہمارا جہاز کوہ ایلپس یعنی Alps پر سے پرواز کر رہا تھا۔ نیچے برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں بہت بھلی معلوم دیتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد Alps کی سب سے بلند چوٹی Mont Blanc کے پہلو سے ہمارا جہاز گزر رہا تھا۔

سوا آٹھ بجے کے قریب ہم لوگ جنیوا بخیریت پہنچے۔ یہاں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور چوہدری نصیر احمد صاحب آئے ہوئے تھے کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر ہوٹل میں گئے یہ ہوٹل جس کا نام Bel Esp... ہے۔ جھیل کے کنارے بڑے بازار میں واقعہ ہے۔ رات جنیوا میں بسر کی اور صبح سوا آٹھ بجے کی گاڑی سے زیورک کے لئے روانہ ہوئے راستہ بہت خوبصورت تھا۔ گاڑی جھیلوں کے ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ ایک بجے ہم زیورک پہنچے۔ پہلے حضور اور مستورات کو اتار کر میں نے اور شیخ ناصر احمد صاحب نے سامان اتارا اس وقت معلوم ہوا کہ سامان میں سے ایک ٹیچی کیس کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پریشانی ہوئی بڑا افسوس ہوا۔ جبکہ ہم لوگ کھانا کھانے ڈائننگ کار میں گئے تھے۔ اسٹیشن سے ٹیکسی میں بیٹھ کر ہم اپنے فلیٹ Begonien Strasse No 2 میں آ گئے۔ چونکہ یہ فلیٹ ابھی زیر تکمیل تھا اس لئے روغن وغیرہ کی بو آ رہی تھی۔ حضور کو اس سے تکلیف ہوئی۔ مگر پھر حضور نے کچھ آرام فرمایا تو طبیعت درست ہو گئی۔ رات آٹھ بجے مکرم

؎ باجوہ صاحب کار میں دیکار جرمنی سے حضور کے سفر کے لئے خریدی گئی تھی۔ اور ہمارے پہنچنے پر جنیوا موجود تھی) زیورک پہنچ گئے۔ (باقی)

جماعت احمدیہ ——— اور ——— ایثار و قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۲)

جب تک ہمارے کام اس بنیاد پر نہیں ہوں گے ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں یہ امر ہر وقت اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جس کام کو ہم نے سرانجام دینا ہے۔ وہ اتنا عظیم الشان اور اس قدر اہم ہے۔ کہ اس کے لئے ہمیں کسی قربانی کی بھی پروا نہیں ہو سکتی۔ خواہ ہمارے کپڑے بک جائیں۔ ہمارے گھر فروخت ہو جائیں۔ ہماری جائیدادیں جاتی رہیں۔ ہماری عزت اور ہمارا ناموس قربان ہو جائے ہمیں دوسروں کی غلامی کرنی پڑے۔ تب بھی ہم اپنے مقصد کو حاصل کر کے رہیں گے۔ اور ہم یہ خیال بھی اپنے دل میں نہیں لائیں گے۔ کہ ہم نے کوئی کام کیا ہے۔ خدا کا دین دنیا میں پھیلانا اور اس کے نام کو بلند کرنا ہمارا مقصد ہے اس مقصد میں اگر ہم اپنے آپ کو بیچ کر بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنی بیویوں اور بچوں کو قربان کر کے بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ہمیں اس میں کوئی دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ عزم ہے جو ہمارے اندر پیدا ہونا چاہیئے۔ اور یہ دلیری کی روح ہے۔ جو ہم میں سے ہر شخص کو پیدا کرنی چاہیئے۔ جب تک ہم اپنے اندر یہ دلیری پیدا نہیں کر لیتے۔ اس وقت تک ہم اس کام کے اہل نہیں بن سکتے۔ اور نہ اس کام کو کسی صورت میں سرانجام دے سکتے ہیں۔"

"جب ہمارا مقصد ساری دنیا میں اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت ہے۔ تو اس کے لئے ہمارا یہ خیال کر لینا کہ ہم اپنی موجودہ کوششوں سے ہی کامیاب ہو سکیں گے۔ اول درجہ کی غلطی اور نادانی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنے کاموں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ وقت آ جائے۔ جب ہم انتہائی قربانیوں سے کام لیتے ہوئے پانچ ہزار مبلغین کے اخراجات آسانی سے برداشت کر سکیں۔ اور ان کو ساری دنیا میں احمدیت کی اشاعت کے لئے پھیلا دیں۔

دیکھو ہم سے پہلے جو قومیں دنیا میں گذر چکی ہیں۔ انہوں نے دین کے لئے ایسی عظیم الشان قربانیاں کی ہیں۔ کہ ان کے واقعات پڑھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ وہ واقعات ایسے ہیں۔ کہ آج ہمارے لئے اپنے اندر بیسیوں سبق پنہاں رکھتے ہیں۔ اور ہمیں اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے قربانی کرنے والے دنیا میں کبھی ضائع نہیں کئے جاتے"

"در حقیقت بلند کاموں کی سرانجام دہی کیلئے ایک مستقل عزم اور ارادہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ جو اپنے دلوں میں اخلاص اور ایمان رکھتے ہوں۔ اگر ایسے آدمی میسر آ جائیں۔ تو پھر روپیہ کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اخلاص خود بخود کام کے رستے تلاش کر لیا کرتا ہے۔ ....

ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اس عزم مصمم کو لے کر کھڑے ہو جائیں۔ کہ ہم کفر کی قائم کردہ عمارت کو منہدم کر کے رکھ دیں گے۔ ہم اسلام کی مضبوط ترین عمارت دوبارہ دنیا میں کھڑی کریں گے۔ اور اس غرض کے لئے ہمیں جس قربانی سے بھی کام لینا پڑا۔ اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ اگر جانی قربانی کا سوال آیا۔ تو ہم اپنی جان قربان کر دیں گے۔ اور اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کریں گے۔ کہ ہم پر اور ہمارے عیال پر کیا گذر رہی ہے۔"

"اپنے اندر ایک غیر معمولی تغیر پیدا کرو۔ اور جلد سے جلد عظیم الشان قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب تم زیادہ انتظار مت کرو۔ پیشگوئیوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ وقت اب آ گیا ہے جب زیادہ انتظار نہیں کیا جائے گا۔ جب تمہیں دیر تک منتظر رہنا نہیں پڑے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں اور قیامت اس طرح اکھٹے ہیں۔ جس طرح انگشت شہادت کے ساتھ دوسری انگلی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ پس بہت بڑے تغیرات ہیں۔ جو دنیا میں رونما ہونے والے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تغیرات بڑی بھاری اہمیت رکھتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ اب کیا ہو جائے گا۔ مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ کسی عظیم الشان تغیر یا بہت بڑے عظیم الشان تغیرات کی بنیاد میں جلد سے جلد رکھ دی جائینگی اور وہ شخص جو ان مہمات میں میرا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ شخص جو جلد جلد اپنے قدم کو نہیں بڑھائے گا۔ اس کے دل پر زنگ لگ جائے گا۔ اور وہ اس خطرہ میں ہو گا۔ کہ اپنے پہلے ایمان کو بھی کھو بیٹھے۔"

(منقول از رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ ۱۹۴۴ء)

برادران کرام! آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے کلمات طیبات پڑھ سن لئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جبکہ حضور کے دل میں تبلیغ اسلام کا ایک بے پناہ جذبہ موجزن ہے۔ اور ہر آن حضور اس امر کے خواہشمند نظر آتے ہیں۔ کہ احمدیت سے منسلک ہونے والا ہر فرد خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر اپنے اندر ایک جنون پیدا کرے۔ اور قربانیوں کے میدان میں سب سے پیش پیش ہو۔ ہم میں سے کتنے بزرگ بھائی اور بہنیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے ایسا جنون اپنے اندر پیدا کر لیا ہے۔ کہ جس کے پیدا ہو جانے سے قوموں کے بخت جاگ اٹھتے ہیں۔ اور ان کا مستقبل روشن نظر آتا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک شخص اپنا اور گرد و پیش کے احمدی زن و مرد کا محاسبہ کرے۔ تو اس کے سامنے یقیناً جماعت کا ایک حصہ ایسا آئیگا۔ جنہوں نے ابھی تک غفلت کے پردوں کو چاک نہیں کیا۔ اور اپنے فرائض سے محض غافل ہیں۔ پس ہر فرد جماعت کے اندر ایک احساس بیداری پیدا ہونا چاہیئے۔ اور ہر احمدی کو یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خلافت ثانیہ کے ساتھ اسلام و احمدیت کی ترقی اور غلبہ وابستہ کیا ہے۔ اگر ہم اپنے پیارے امام کی بلند کی ہوئی آواز پر کان دھرتے اور لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں صحیح معنوں میں نکل پڑتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یقیناً ہماری عظیم الشان کامیابی اور کامرانی ہے۔ قوموں اور جماعتوں کی ترقی کا انحصار اپنے واجب الاطاعت ائمہ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے فرمودہ ارشادات پر عملاً لبیک کہنے پر ہے۔ جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا جا چکا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مخلصین جماعت ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی و ایثار کا نمونہ قائم کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے قطعاً یہ معنی نہیں کہ جو احباب اپنے فرائض سے غافل ہیں۔ انہیں بیدار نہ کیا جائے۔ ایسے دوست اگر اپنے ہی مخلصین کی طرح اخلاص اور جذبۂ ایمان پیدا کر لیں۔ تو اور بھی خوش کن نتائج کے پیدا ہونے کا امکان ہے

سو جو بزرگ اور بھائی اور بہنیں پہلے سے دین کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کر رہے ہیں انہیں اور بھی میدان عمل میں تیز گام ہو جانا چاہیئے۔ اور جو اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہیں۔ انہیں یاد رکھ لینا چاہیئے۔ کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔ انسان جو کچھ اس دار العمل میں نیک اعمال بجا لائے گا۔ وہ دار الآخرت میں اس کے کام آئیں گے۔ دارا اور سکندر اور دیگر بڑے بڑے ذی ثروت بادشاہ خالی ہاتھ دنیا سے چل دیئے۔ اور ان کا مال و دولت کسی کام نہ آیا۔ پس آج اگر ہم اپنے ناموں - اپنی جانوں - اپنے وطنوں غرض ہر چیز کو خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہہ کر خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربان کر دیں گے۔ تو یہ بات بالکل سچ اور برحق ہے۔ کہ اس کے نتیجے میں ہمارا مولیٰ ہمارا منعم حقیقی اگلے جہان میں اس سے بڑھ کر ہم پر اپنی نظر کرم کرے گا۔ اور یقیناً ہماری موجودہ قربانیاں رنگ لائیں گی۔

کون ہے؟ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے میں سبقت سے کام لیتا اور اس امر کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ سے دلی عقیدت و محبت ہے اے ہمارے پیارے خدا! تو ہم میں سے ہر ایک احمدی کو اس امر کی بڑھ چڑھ کر توفیق بخش۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک گذشتہ سال کی مختصر رپورٹ میرے نام ارسال فرما دیں۔ رپورٹ میں تبلیغی و تربیتی مساعی۔ جماعت کی مالی حالت۔ بجٹ کے مقابل پر وصولی۔ نئی جماعتوں کے قیام۔ نئے بیعت کرنے والے اصحاب اپنے دوروں کے کوائف اور دوسری کوئی قابل ذکر بات سب کچھ درج کریں۔ امید ہے کہ اس کام کو اپنی پہلی فرصت میں مکمل کر کے ارسال فرما دیں گے۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد چودھری ہدایت اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی حال چک 27.D.A تحصیل نوشاب ضلع سرگودھا مورخہ ۱۱/۶/۵۵ بروز ہفتہ ربوہ میں بوقت ایک بجے بعد دوپہر فوت ہو گئے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں مورخہ ۱۲/۶/۵۵ کو دفن کیا گیا۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(خاکسار کرامت اللہ خان سرگودھا)

(۲) میرے بڑے بھائی پروفیسر اخوند محمد عبدالقادر صاحب ایم۔اے کی لڑکی شاہدہ فروز کا بعمر آٹھ سال شدید و طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدین و دیگر اقارب کے لئے یہ اندوہ آگیں سانحہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(خاکسار رحیم غلزئی کچی محلہ ملتان شہر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی اشاعت

حضور علیہ السلام کا ایک ضروری ارشاد

(از مکرم عبد الرحیم صاحب نیّر بی اے)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد تحریرات میں اپنی تصویر کی اشاعت کی غرض بیان فرمائی اور یہ بھی بتایا ہے کہ کس حد تک اس کا استعمال حضور کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ اس بارہ میں حضرت کے ارشادات احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا کہ احباب ان کو مدنظر رکھیں اور ایسے رنگ میں حضور علیہ السلام کی تصویر کو استعمال کرنے سے مجتنب رہ سکیں۔ جو حضور کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔

یوں تو حضور نے اپنی متعدد کتب میں اپنی تصویر کی اشاعت کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے۔ لیکن میں ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم سے ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ جو کہ اس موضوع پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالتی ہے حضور ایک دوست کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں

"میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اسکو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آجکل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں، اول خواہشمند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر دیکھیں۔ کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کے محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے یورپ امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔ اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اسی حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وانما الاعمال بالنیات۔ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرئیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں اور جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ اور ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے۔ جس کے ذریعہ سے تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاسکتی ہے اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس یہ کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے۔ جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی کے روپے اور دونیاں اور چونیاں اور اٹھنیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا ان سکوں پر تصویریں نہیں۔ افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں۔ نہ ایسے کام جو انسان کے علم کو ترقی دینے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرانے اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر کسی ایسی ضرورت کے جو مضطر کرتی ہے۔ وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنا لیں۔ کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اسلئے میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں۔ اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جا بجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام منتج بشرک ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے۔ وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا۔ ورنہ وہ میری ہدایتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا ہے اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔"

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ر خ ص ۱۹۳ تا ص ۱۹۵

الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحبؓ کی وفات پر اظہار تعزیت

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی قرارداد

مورخہ ۱۰/۶/۵۵ کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا اجلاس زیر صدارت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا گیا۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ مرحوم نے اسلام کی خدمت جس جوش اور خلوص سے کی ہے۔ وہ تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور درجات کو بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دُعا!

لندن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ناظر اعلےٰ میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے حمید اختر صاحب تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۱۵ جون کو ان کا دوسرا ایکسرے ہوگا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تا کہ وہ تعلیم خاطر خواہ طریق پر جاری رکھ سکیں اور صحت و عافیت اور کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اپنے وطن واپس آئیں۔ آمین

انسپکٹر تحریک کے حلقہ میں تبدیلی

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید کو حلقہ راولپنڈی و صوبہ سرحد سے واپس بلا کر ضلع لائلپور کے دورہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ دفتر ہذا کی طرف سے درخواست ہے کہ وہ جن جن جماعتوں میں پہنچیں احباب کرام و عہدیداران متعلقہ ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس کرنے۔ پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فیصدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائی سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اندریں حالات جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں۔ اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایاجات وصول کرنے ضروری ہیں اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایاجات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

میٹرک پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں!

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ اور ہمارے کلمہ اللہ کے لئے دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں۔

مرکز سلسلہ میں ایسے نوجوانوں کی تعلیم کے لئے دو کالج مقرر ہیں۔ جامعہ احمدیہ چار سال کی تعلیم کے بعد مولوی فاضل اور جامعۃ المبشرین میں مزید دو سال کے بعد شاہد کی ڈگری دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ممالک بیرون میں اور بعض کو حسب ضرورت پاکستان میں خدمت اسلام کے فریضہ پر متعین کر دیا جاتا ہے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلے کا معیار میٹرک پاس ہے۔ اس لئے ایسے میٹرک پاس نوجوان آگے بڑھیں جن کو خدمت دین کا شوق ہو۔ تعلیم کے دوران میں ایسے نوجوانوں کے گذارہ اور اخراجات تعلیم کا ذمہ وار سلسلہ ہے اور تعلیم سے فراغت کے بعد حسب استعداد گذارہ دیا جاتا ہے۔ بیرونی ممالک میں رہائش کے تمام اخراجات سلسلہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ اندرون پاکستان میں تعیناتی پر معقول گذارہ دیا جاتا ہے۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

کراچی بوٹ۔ قابل تقلید نمونہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ربوہ روئنگ کلب کے لئے ایک مزید کشتی تیار کرنے کے لئے ساڑھے تین صد روپیہ کا گرانبہا عطیہ دینا منظور کیا ہے۔ اس کشتی کا نام خدام الاحمدیہ "کراچی بوٹ" ہوگا۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جہاں خدام الاحمدیہ کراچی کے اس مبارک قدم کو ان کے لئے غیر معمولی اجر اور برکت کا موجب بنائے وہاں مسابقت میں دوسری مجالس کو بھی اسی طرح آگے آنے کی توفیق بخشے۔

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے بارہ میں ایک ضروری اعلان

ربوہ اور بیرونی مجالس کے خدام جن کے پاس شعبہ ہذا کے لئے عطیہ جات جمع کرنے کی رسید بکیں ہیں ان کو خطوط اور اعلانات کے ذریعہ بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حصہ سے کوئی پراگرس رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ ایسے خدام جن کو خدانخواستہ ابھی تک کچھ عطیہ بھی جمع کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ سال رواں کے باقی حصہ میں کامیابی کی توقع رکھتے ہیں۔ وہ بے شک خالی رسید بکیں واپس کر دیں۔ تاہم یہ شکریہ کے ساتھ وصول کی جائیں گی

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقریری مقابلہ

قیادت ربوہ کے زیر انتظام ۱۵ جون بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام کا تقریری مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس مقابلہ میں ربوہ کے باہر کے خدام بھی شامل ہو سکتے ہیں اول آنے والے خادم کو چاندی کا تمغہ پیش کیا جائے گا۔ اور دوم آنے والے کو کپ دیا جائے گا۔

عنوان حسب ذیل ہوں گے (۱) برکات خلافت (۲) ہماری تربیتی ذمہ واریاں (۳) اسلامی شعار (۴) بہترین شہریت (۵) خدمت خلق۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے دوست اپنے اسماء سے ناظم تعلیم احمد صادق صاحب بنگالی جامعۃ المبشرین ربوہ کو اطلاع دیں

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ حکیم ملک محمد عاشق بھینی شرقپور

(۲) اس وقت عاجز مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ جماعت کے بزرگوں سے التماس ہے کہ میری مشکلات دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ سید بشیر احمد

(۳) میرے والد محترم سید علی احمد صاحب مہاجر انبالوی حال محلہ دارالرحمت عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان دین اور درویشان قادیان سے دعا کی دردمندانہ التجا ہے۔ ایم اے سعید

(۴) بندہ کے والد صاحب چوہدری بابو خاں احمدی موضع بار موسیٰ ضلع گجرات بیمار ہیں اور بندہ خود بھی بعض دنیوی مشکلات میں مبتلا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالستار خاں

(۵) خاکسار کے والد محترم سید نذیر حسین شاہ صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کچھ عرصہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ سلسلہ کے بزرگوں اور دیگر احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ سید غلام احمد نثار ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

(۵) بندہ نے محکمہ تعلیم میں ایک درخواست دے رکھی ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ بشیر احمد احسن چوہدری بھیرہ ضلع سرگودھا

(۶) میرا چھوٹا بھائی بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز میں آجکل پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔ اقبال محمد خاں لاہور

(۷) خاکسار نے ایک نیا کام شروع کیا ہے۔ اس کے بابرکت ہونے نیز میری دینی ترقیات کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ بشیر علی نشتر ہسپتال ملتان

(۸) محترم سید نذیر حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ کے دیرینہ خادموں میں سے ہیں آپ تین چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نقاہت بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۹) میرے داماد عزیزم محمد لطیف آف چونڈہ کافی عرصہ سے بے کار ہیں ...... ان کے کاروبار میں بہتر سبیل کے واسطے دعا فرمائیں۔ میاں چراغ دین [illegible] فلیورہ۔ لاہور

روس اور جبری اقبال جرم

سٹالن کے برسر اقتدار آنے کے بعد ہمیشہ کمیونسٹوں نے اپنے سیاسی اقتصادی اور فوجی مقاصد کے حصول کے لئے جبری اقبال جرم کو ہمیشہ ایک اہم ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ ہزارہا روسی شہری اس امر پر مجبور کئے گئے۔ کہ وہ ایسے جرائم کا اعتراف کرلیں۔ جن کا ارتکاب حقیقتاً انہوں نے کبھی نہیں کیا۔

جیسا کہ اشتراکی نظریات سے واضح ہے۔ اور حقیقت جبری اقبال جرم کی ابتدا خود لینن اور سٹالن کے پیش کردہ اصول اخلاق سے ہوتی ہے جن کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ ہر وہ ظلم و تشدد جائز ہے۔ جس سے کمیونزم کو فروغ ہو۔ اور مخالف عناصر کی شکست۔ جبری اقبال جرم اس بے رحمانہ طریقۂ کار کا محض ایک پہلو ہے۔ جس پر اس لئے عمل کیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگوں کے ذہن کو مرعوب اور دہشت زدہ کیا جا سکے۔ یہ طریقۂ کار بالعموم وعدوں۔ دھمکیوں، سنسر شدہ خبروں۔ پیداوار کے کوٹے۔ معیار کارکردگی۔ تطہیری مہموں۔ معذبیات اور جبری اقبال جرم پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ پراپیگنڈے کی بے پناہ قوت بھی ان مظالم کا ساتھ دیتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ لوگوں کی قوت مزاحمت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اور وہ لاچار مجبور ہو کر سر جھکا دیتے ہیں۔ غرض یہ کہ ان طریقوں سے روسی باشندوں کو اس حد تک مرعوب و مفلوج کر دیا جاتا ہے۔ جسے آزاد ملکوں کا کوئی فرد کسی صورت میں بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

سنہ ۱۹۳۰ء کی عظیم تطہیری مہم کے دوران میں ان لاریوں اور موٹر کاروں پر جو ہزارہا قیدیوں کو بھر بھر کر جبری محنت کے کیمپوں تک لے جاتی تھیں۔ "کیوں" اور "کس لئے" کے سادہ الفاظ لکھے ہوئے نظر آتے۔ اپنی تقدیر پر حیران و ششدر قیدی خود اپنے ہاتھ سے یہ الفاظ لکھ دیتے۔ ان بدنصیبوں کو متعدد قسم کے لغو اور مہمل الزامات قبول کر لینے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ ان تطہیری مہموں میں جبری اقبال جرم کا ہتھیار مخالف سیاسی عناصر کے قلع قمع کرنے میں اس قدر کامیاب ثابت ہوا۔ کہ روس نے اسے طفیلی ملکوں تک وسعت دی۔ اس طریقۂ کار سے مختصراً ذیل کے مقاصد تکمیل پاتے ہیں۔

(۱) نظامِ حکومت کو ہر قسم کی غلطی و لغزش سے بالاتر ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۲) حزب مخالف کا خاتمہ کر کے لوگوں کو مطیع و فرمانبردار رکھا جاتا ہے۔

(۳) نظامِ حکومت کی خامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اوروں کو قربانی کا بکرا بنایا جاتا ہے۔ اور پھر ان سے حکومت کے خلاف جرائم کا جبری اقبال کرا کے موت کے گھاٹ اتارا جاتا ہے۔

جو لوگ اشتراکیت کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائے گئے۔ ان میں ایک قابل ذکر شخصیت روڈولف سلانسکی کی ہے۔ جو چیکوسلاویکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کا روح رواں تھا۔ جب کمیونسٹ پارٹی کو چیکوسلاویکیہ کے عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں مسلسل ناکامیاں اٹھانی پڑیں۔ تو سلانسکی کو قربانی کا بکرا بنایا گیا۔ بالآخر اس نے اعتراف جرم کیا۔ اور سنہ ۱۹۵۲ء میں اسے غداری کے جرم میں تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا۔

سلانسکی نہایت ہی وفادار اور کٹر اشتراکی تھا۔ اس نے چیکوسلاویکیہ کے عوام پر مظالم کے بہت سے پہاڑ توڑے تھے۔ اور متعدد بار وحشیانہ جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔ لیکن کمیونسٹوں نے کبھی اس سے ان مظالم کی بازپرس نہیں کی تھی ہاں البتہ اشتراکی نظامِ حکومت کو اپنی خامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت پیش آئی۔ جسے قربانی کا بکرا بنایا جا سکے۔

نتیجۃً سلانسکی کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ غداری اور ملک کے اقتصادی نظام کو درہم برہم کرنے کے جرم کا اقبال کرے۔

سلانسکی اور دوسرے کمیونسٹ عہدہ داروں کو پھانسی کے تختوں پر لٹکا کر کمیونسٹ اپنی نیک نیتی کا ثبوت مہیا کرنا چاہتے تھے۔ نیز اس سے ان کا یہ مقصد بھی تھا کہ عوام پر ثابت کیا جائے کہ اقتصادی ابتری کا باعث درحقیقت اسی قسم کے چند افراد کی تخریب پسندی تھی۔ نہ کہ نظامِ حکومت کا نقص۔

اشتراکی پالیسی کو فروغ دینے کے لئے جبری اقبال جرم کے استعمال کی بدترین مثال ہنگری کے کارڈینل منزنٹی کے دردناک انجام سے ملتی ہے۔ دوسری جنگ کے اختتام کے فوراً بعد ہی جب روس ہنگری کو بتدریج آمریت میں جکڑ رہا تھا۔ حزب مخالف کے آزاد خیال لیڈر ایک ایک کر کے نشانہ بنا دیئے گئے۔

سنہ ۱۹۴۸ء تک صرف کارڈینل ہی واحد شخص رہ گئے تھے۔ جو حکومت پر بے لاگ اور کڑی تنقید کرتے تھے۔ کیتھولک چرچ کے صدر کی حیثیت سے وہ ایک ایسے ملک میں تھے جہاں ۷۰ فیصدی آبادی کیتھولک عقائد رکھتی تھی۔ وہ نہ صرف ایک زبردست رہنماء بلکہ ایک عظیم محب وطن بھی تھے۔ انہوں نے اہل کلیسا کو اپنی تحریروں اور بیانات میں اس حقیقت سے ہوشیار کیا کہ کمیونسٹ اپنے بلند بانگ دعووں کے برعکس ملک کو جمہوریت کی طرف لے جانے کی بجائے خالص آمریت کی جانب دھکیل رہے ہیں۔

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء کو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن گرفتاری سے ۲ دو گھنٹہ قبل انہیں مندرجہ ذیل بیان ایک پادری کے لفافے پر لکھ کر جاری کرنے کا موقعہ ہاتھ آگیا۔

"میں نے کبھی کسی قسم کی سازش میں حصہ نہیں لیا۔ میں کلیسا کی صدارت عظمےٰ کے عہدے سے مستعفی نہیں ہوں گا۔ میں کسی قسم کا اقبال جرم نہیں کروں گا۔ لیکن اگر اس انتباہ کے باوجود آپ اس قسم کی کوئی خبر پڑھیں جس سے یہ واضح ہو کہ میں نے کسی قسم کے جرم کا اقبال کر لیا ہے یا میں مستعفی ہو گیا ہوں تو خواہ اس پر میرے دستخط ہی کیوں نہ ثبت ہوں اسے محض بشری کمزوری کا نتیجہ سمجھیں میں پہلے ہی یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی تمام باتیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہوں گی۔"

اس بیان سے یہ ظاہر ہے کہ کارڈینل منزنٹی کو ان خطرات کا پہلے ہی سے اندیشہ تھا۔ اور انہوں نے بھانپ لیا تھا کہ جا اور لامتناہی بازپرس اور ذہنی اور جسمانی اذیتوں سے انہیں بھی بعینہٖ اسی طرح دوچار ہونا پڑے گا جس طرح دوسرے اشتراکی قیدی ان مصائب میں مبتلا ہوئے تھے وہ جرح اور بازپرس کے جدید طریقوں سے اچھی طرح واقف تھے اور جانتے تھے کہ پہلے بھی لوگوں پر سختی کر کے ان سے بے بنیاد الزامات تسلیم کرائے گئے تھے۔ اب اس بھید سے صرف اشتراکی ہی واقف ہیں کہ انہوں نے کارڈینل کی ۳۵ دن کی گرفتاری میں ان کے ساتھ شب و روز کیا کچھ برتاؤ کیا جس کی بناء پر کارڈینل جیسی شخصیت بالآخر اقبال جرم کرنے پر مجبور ہو گئی۔

۳ فروری سنہ ۱۹۴۹ء کو انہیں ایک اشتراکی عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ ان کی روح اور جسم کو پہلے ہی مردہ بنا دیا گیا تھا۔ اب ان کی ذات صرف ان کی عظیم شخصیت کا سایہ تھا مجبور و بے کس ہو کر بالآخر ایسی غداری اور جاسوسی جیسے گھناؤنے الزام کا اقبال کر ہی لینا پڑا۔

کمیونسٹوں کے جبری اقبال جرم کا یہ انوکھا اور اذیت دہ طریقہ اب کوئی راز نہیں رہا سنہ ۱۹۵۳ء میں روس نے اس کا اعتراف نادانستہ طور پر کر لیا تھا۔ ۱۳ جنوری کو ممتاز و مشہور ڈاکٹروں کی ایک جماعت جیل میں ڈال دی گئی اور انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ اس جرم کا اقبال کریں کہ انہوں نے روس کے اعلیٰ افسروں کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ ماسکو کے ایک اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ "تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس دہشت پسند گروہ کے ارکان نے اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مریضوں کے اعتماد کو غلط طور پر استعمال کر کے عمداً علاج معالجہ سے غفلت برتی اور ان کو تباہ و برباد کیا۔"

دو ہفتے کے بعد روس نے یہ عجیب و غریب اعلان کیا کہ ڈاکٹروں سے جبری اقبال جرم جھوٹی شہادتیں اور تحقیقات کے ناروا طریقوں کے بل بوتے پر کرایا گیا تھا۔ ورنہ تمام تر بے قصور و بے خطا تھے۔ انہیں پھر رہا کر دیا گیا اور وہ دوبارہ اپنے اپنے سابق عہدوں پر فائز ہو گئے۔

"پراودا" نے غضب ناک لہجہ میں لکھا "یقیناً صرف وہی لوگ جو انسانی وقار کو کھو چکے ہوں اس حد تک پست و ذلیل ہو سکتے ہیں کہ روس کے ایسے شہریوں کو خلاف قانون گرفتار کریں جو طبی دنیا کے مشہور و ممتاز افراد ہیں۔ اس واقعہ سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ روس میں حقیقت صرف اس بات کو سمجھا جاتا ہے جو روسی آمر کسی کے منہ سے جبراً اگلوانا چاہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۳ جون سنہ ۱۹۵۵ء)

نیپال اسمبلی توڑ دی گئی

کھٹمنڈو ۱۳ جون۔ شاہ نیپال نے ۱۰ اجون کو ۹ ارکان پر مشتمل مشاورتی اسمبلی توڑ دی۔ شاہی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس حکومت کے ختم ہو جانے پر جس کے مشورے سے اس اسمبلی کی تشکیل کی گئی تھی اب اس ادارے کا وجود مناسب نہیں معلوم ہوتا اس لئے اسے آج سے ختم کیا جاتا ہے۔ اس اسمبلی کو شاہ تربھون نے ۱۸ فروری سنہ ۱۹۵۴ء کو کوئرالہ وزارت کے مشورہ پر قائم کیا تھا۔

اپنی مدد آپ کیجئے (ڈاکٹر خانصاحب)

کراچی ۱۳ جون۔ مرکزی وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب نے نوجوانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کرنے کے اصول کو اپنائیں انہوں نے کہا کہ اپنے وقار کا احساس رکھنے والے لوگ دوسروں پر بھروسہ کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر خانصاحب نے کراچی میں طلبہ کی ایک انجمن سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے انجمن آج سے تین برس قبل غریب طلبہ کی امداد کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اس عرصہ میں یہ انجمن غریبوں میں دو ہزار کتب تقسیم کر چکی ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے انجمن کے کام کی تعریف کی۔ اور انجمن فنڈ میں اپنی جیب سے دو سو روپے چندہ دیا۔

۱۴ اگست کو پاکستان کے خود مختار جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا جائیگا

نئی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ۲۹ جون کو مری میں ہوگا

کراچی ۱۴ جون۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ جشن آزادی ۱۴ اگست کے موقع پر پاکستان کے ایک خود مختار جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دیا جائیگا۔ ان ذرائع کی اطلاعات کے مطابق نئی دستور ساز اسمبلی جس کا اجلاس ۲۹ جون کو مری میں شروع ہو رہا ہے پاکستان کی آئینی حیثیت ایک یونٹ کی سکیم اور بعض موجودہ قوانین کی توثیق کے معاملات کو ترجیح دیگی۔

معلوم ہوا ہے کہ نئے مسودہ آئین کی جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اور نئی دستوریہ کی تشکیل کے بعد انہیں ارکین دستوریہ میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ خیال ہے۔ کہ نئی دستور ساز اسمبلی قانون سازی کا کام نہیں کرے گی۔ اور دستوریہ کے ارکان مری میں اپنے مختصر قیام کے دوران وہ نیا دستور مکمل کرنے میں مصروف رہیں گے۔ کیونکہ دستوریہ کے اکثر ارکان ۱۴ اگست کو جشن آزادی کی تقاریب میں شرکت کے لئے وفاقی دارالحکومت اور دوسرے صوبائی صدر مقامات کو چلے جائیں گے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی کابینہ نے نئی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات سے متعلقہ قواعد و ضوابط میں تبدیلی کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ معتبر حلقوں نے کہا ہے۔ کہ جن قواعد و ضوابط کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں کوئی چیز نئی نہیں اور وہ دوسرے جمہوری ممالک کے انتخابی طریقۂ کار کے عین مطابق ہیں۔ دریں اثنا دستور ساز اسمبلی سے متعلقہ عملہ افسر مری جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان کی پہلی جماعت ۱۵ جون اور دوسری ۲۲ جون کو مری روانہ ہو جائے گی۔

خان عبد القیوم خاں مسلم لیگ سے مستعفی ہو گئے

لاہور ۱۴ جون۔ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ اور سابق مرکزی وزیر صنعت خان عبد القیوم نے کل اعلان کیا۔ کہ انہوں نے مسلم لیگ اور اس کی ملحقہ جماعتوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے لئے آزاد امیدوار کی حیثیت سے صوبہ سرحد سے مقابلہ کریں گے۔ خان عبد القیوم خاں نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ میں نے بڑی سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے غور و خوض کے بعد ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ اس حقیقت سے قطع نظر کہ عوام سے مسلم لیگ کا کوئی رابطہ نہیں رہا۔ اور ملک کے متعدد داخلی اور خارجی مسائل کو حل کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی پروگرام یا منصوبہ نہیں۔ مسلم لیگ کے پاس عوام الناس کی حالت بہتر بنانے کے لئے بھی کوئی پروگرام نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ عوام الناس اور مسلم لیگ کے درمیان بعد المشرقین پیدا ہو گیا ہے۔

آپ نے کہا مسلم لیگ کو دوبارہ زندہ کرنے اور جان ڈالنے میں وہ گروہ حائل ہو رہا ہے۔ جو مسلم لیگ کے اندر بھی ہے۔ اور باہر بھی۔ دراصل مسلم لیگ کو چلانے والے ان لوگوں کے اشاروں پر چل رہے ہیں۔ جو مسلم لیگ سے باہر ہیں۔"

خان عبد القیوم خاں نے مزید کہا۔ مسلم لیگ مشرقی پاکستان میں ختم کر دی گئی ہے۔ اور مغربی پاکستان میں اس میں انتشار ہے۔ پارٹی چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ جو ایک دوسرے کو ختم کرنے کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ اور ذاتی اغراض کے لئے جماعت پر اپنی گرفت مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں ممکن نہیں کہ کوئی شخص مسلم لیگ میں رہ کر اپنا مافی الضمیر ظاہر کر سکے۔ یا عوام کے خیالات اور خواہشات کی ترجمانی کر سکے۔ قوم کو ملک کے آئین کے متعلق مستقبل میں انتہائی اہم فیصلے کرنا ہیں۔

ماسکو ۱۴ جون۔ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کل جارجیا کے صدر مقام طفلس پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر اعلیٰ فوجی و سول حکام نے آپ کا شاندار خیر مقدم کیا۔

—کہ وہ کابینہ میں اقلیتی فرقوں کو مناسب نمائندگی دینے کے مسئلہ پر بھی غور کر رہے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے اقلیتی لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔

خطاط الملک کا انتقال

لاہور ۱۴ جون۔ خطاط الملک تاج زریں رقم کل میو ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انہیں خون کے شدید دباؤ کا عارضہ لاحق تھا۔ اور چند دنوں سے آپ بدستور بیہوش تھے۔

ابو حسین سرکار کا مرکزی کابینہ سے استعفیٰ

کراچی ۱۴ جون۔ گورنر جنرل پاکستان نے مسٹر ابو حسین سرکار کا مرکزی کابینہ میں وزیر صحت کے عہدے سے استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی اپنے فرائض کے علاوہ عارضی طور پر وزارت صحت کا قلمدان بھی سنبھالیں گے۔

مشرقی بنگال کی وزارت میں توسیع

اس ماہ کے آخر تک ہوگی

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے بتایا ہے۔ کہ پانچ ارکان پر مشتمل متحدہ محاذ کی موجودہ کابینہ میں اس ماہ کے آخر تک توسیع کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا [continued: کہ وہ کابینہ میں …]

مرکزی بورڈ پنجاب کے امیدواروں کا آج اعلان کرے گا

سردار رشید، کیانی، جعفر شاہ اور خان جلال کو ٹکٹیں دینے کا فیصلہ

لاہور ۱۴ جون۔ پنجاب مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے دستوریہ کے انتخابات کے لئے لیگ ٹکٹوں کی تقسیم کے سلسلہ میں مرکزی پارلیمانی بورڈ کے روبرو اپنی سفارشات پیش کر دی ہیں تاہم مرکزی بورڈ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ خیال ہے کہ آج دوپہر تک قطعی فیصلہ کا اعلان ہو جائے گا۔ مرکزی بورڈ کا اجلاس آج صبح ۹ بجے ہو رہا ہے۔

کل مرکزی پارلیمانی بورڈ کے دو اجلاس صبح ساڑھے نو بجے سے ایک بجے اور شام ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے نو بجے رات تک منعقد ہوئے۔ اس دوران میں بورڈ نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون۔ میاں ممتاز دولتانہ۔ کرنل عابد حسین۔ نواب سر مظفر علی قزلباش۔ چودھری علی اکبر۔ شیخ صادق حسن۔ ملک شوکت علی اور دوسرے متعدد امیدواروں سے انٹرویو کیا

صبح مرکزی بورڈ کا اجلاس شروع ہوا تو تھوڑی دیر بعد اعلان کیا گیا کہ مرکزی بورڈ نے مشرقی بنگال پارلیمانی بورڈ کی سفارشات منظور کرتے ہوئے وہاں سے مسلم لیگ کا واحد ٹکٹ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو دیا ہے۔ سرحد کے پارلیمانی بورڈ کی سفارشات بعینہٖ تسلیم کر لی گئی ہیں۔ اور مسلم لیگ کے ٹکٹ سردار عبد الرشید خاں۔ میاں جعفر شاہ۔ مسٹر ایم۔ آر کیانی اور خان جلال الدین خاں کو دیے گئے ہیں۔

تجارتی نرخ۔ لاہور مارکیٹ

سیاہ ماش ثابت ۱۳/- تا ۱۴/- روپے۔ ماش سبز ۱۴/۸ تا ۱۵/- روپے۔ مونگ ثابت ۱۱/- روپے مسور ثابت ۸/۸ تا ۱۶/-۔ دال ۱۲/- چنے ۱۰/- کابلی چنے ۱۰/- تا ۱۲/۸۔ گندم ۸/۸ تا ۱۰/- روپے تا ۱۱/۴۔ گڑ ۱۳/- تا ۱۷/-۔ شکر ۱۹/- تا ۲۰/- روپے چینی دیسی ۲۳/- تا ۳۶/-۔ تیل توریہ ۱۲/۲ تا ۱۲/۴ تیل بنولہ ۵۴ تا ۵۵/-۔ تیل تلی ۷۲/- تا ۷۴ روپے۔ دیسی گھی ۱۵۵/- تا ۱۶۰/- تا ۱۶۵/-۔ بناسپتی گھی ۴/- تا ۴/-۔ سرخ مرچ ۳۰/- تا ۵۴/-۔ کالی مرچ ۵۰۰/- باجرہ ۹/۸ تا ۹/۱۲۔ مکئی ۱۲/۷ تا ۸۔ توریہ ۱۶/- تا ۱۷/- (م)

دم، کھل توریہ ۵/۸ تا ۵/۱۲۔ الائچی موٹی ۳۴۰/- الائچی خورد ۵/۴۔ نمک ۴/۲ تا ۴/۸۔ لونگ ۵۵/- ہلدی ۸/۸ تا ۱۱/-۔ بادام ۵۸ تا ۷۰/- سونگی ۵۰/- تا ۷۰/-۔ کھوپرہ ۲۰۰/- تا ۲۵۰/- روپے

اعلان دار القضاء

بمقدمہ چودھری بشیر احمد بنام چودھری غلام احمد صاحب وغیرہ مدعی کو تاریخ سماعت ۲۰-۶-۵۵ بوقت ۸ بجے صبح کی اطلاع محمد آباد اسٹیٹ کے پتہ پر بھیجی گئی تھی جو بغیر وصول کے واپس آگئی ہے لہذا اب اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے مطلع رہیں۔ ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔